سوال

کیا جب وضوء کروں تو پورے کان میں انگلی ڈالوں ؟ کان سے نکلنے والے لیس دار مادے کا حکم کیا ہے ، کیا اسے اتارنا ضروری ہے تاکہ پانی اندر پہنچے ، کیونکہ بعض اوقات کان سے لیس دار مادہ نکلتا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کانوں کا مسح کرنا ثابت ہے نہ کہ کانوں کو دھونا ، کانوں کے باہر کا مسح دونوں انگوٹھوں اور اندر کا دونوں انگشت شہادت کے ساتھ کیا جائیگا ، اور اس کے لیے نیا پانی نہیں لیا جائیگا بلکہ سر کے مسح سے باقی بچنے والی نمی ہی کافی ہے

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (36) .

امام ابو عیسی ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے ، اور اکثر اہل علم کے ہاں اس پر عمل ہے کانوں کے اندر اور باہر دونوں طرف کا مسح کیا جائیگا

اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور انگشت شہادت کے ساتھ کانوں کے اندر اور انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر والے حصہ کا مسح کیا "

سنن نسائی حدیث نمبر (74) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

ترمذی کی شرح " تحفۃ الاحوذی " میں ہے :

" ظاہر الاذنین " سے مراد کانوں کا باہر والا حصہ جو سر کے ساتھ ہے ، اور باطن الاذنین سے مراد وہ حصہ ہے جو چہرہ کی طرف ہے " انتہی

اور ابو داود رحمہ اللہ نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں :

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کا کیا تو اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھے اور انہیں سارے پر پھیرا حتی کہ گدی تک لے گئے ، اور پھر جہاں سے مسح شروع کیا وہیں واپس لے آئے ، اور اپنے کانوں کے اندر اور باہر کے حصے کا مسح کیا اور انگلی کانوں کے سوراخ میں داخل کی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

عون المعبود میں ہے :

الصماغ : اس سوراخ کو کہتے ہیں جو دماغ تک جاتا ہے " انتہی

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"کانوں کے مسح کرنے کی کیفیت میں امام الحرمین اور امام غزالی اور کئی ایک گروہ کا کہنا ہے کہ :

اپنے ہاتھوں سے پانی لیکر دونوں انگشت شہادت کانوں کی انگلیوں میں ڈالے اور انہیں سارے کان میں گھمائے، اور دونوں انگوٹھے کانوں کے باہر والے حصہ پر گھمائے " انتہی

دیکھیں : المجموع للنووی (443/1).

اور کانوں کے سوراخوں پر پایا جانے والا مادہ اتر جائیگا، لیکن سوراخوں کے اندر والا نہیں، کانوں کو دھونا اور کان میں پانی ڈالنا مشروع نہیں ہے، صرف مسح کرنا مطلوب ہے نہ کہ دھونا جیسا کہ بیان کیا ہو چکا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

34172